بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیگرافی نمبر ۵۲۵۴

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲	۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۸ھ ۱۹ احسان ۱۳۴۷ھش ۱۹ جون ۱۹۶۸ء	نمبر ۱۳۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے خالق اور مالک خدا سے صلح کرلے

اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم، تواب اور غفار ہے۔

"یاد رکھو کہ انسان جو اس مسافر خانہ میں آتا ہے اس کی اصل غرض کیا ہے؟ اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ میں نے جن و انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض و غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر دنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور دنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں۔ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ ہاں اس وقت پتہ لگتا ہے جب قابض ارواح آکر جان نکال لیتا ہے۔ پس اس دھوکا سے خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرنے کا وقت آجاوے اور تم خالی کے خالی ہی رہو۔ یہ شعر اچھا کہا ہے ؎

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار ٭ مباش ایمن از بازیٔ روزگار

ایک دفعہ ہی پیام موت آجاتا ہے اور پتہ نہیں لگتا۔ انسانی ہستی بہت ہی ناپائدار ہے۔ ہزارہا مرضیں لگی ہوئی ہیں۔ بعض ایسی ہیں کہ جب دامنگیر ہو جاتی ہیں تو اس جہان سے رخصت کر کے ہی رخصت ہوتے ہیں۔

جبکہ حالت ایسی نازک اور خطرناک ہے تو ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ اپنے خالق اور مالک خدا سے صلح کرلے۔ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے اور مسلمانوں نے جس خدا کو مانا ہے وہ رحیم، کریم، حلیم، تواب اور غفار ہے۔ جو شخص سچی توبہ کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور اس کے گناہ بخش دیتا ہے لیکن دنیا میں خواہ حقیقی بھائی بھی ہو یا کوئی اور قریبی عزیز اور رشتہ دار ہو۔ وہ جب ایک مرتبہ قصور دیکھ لیتا ہے۔ پھر وہ اس سے خواہ باز بھی آجاوے مگر اسے عیبی ہی سمجھتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ کیسا کریم ہے کہ انسان ہزاروں عیب کر کے بھی رجوع کرتا ہے تو بخش دیتا ہے۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے بجز پیغمبروں کے (جو خدا تعالےٰ کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں) جو چشم پوشی سے اس قدر کام لے بلکہ عام طور پر تو یہ حالت ہے جو سعدی نے کہا ہے ؎

خدا داند و بپوشد و ہمسایہ نداند و بخروشد"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۷۷)

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۸ احسان۔ ٹیلیفون کی مسلسل خرابی کے باعث آج بھی کوشش کے باوجود سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے تازہ اطلاع حاصل نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

- لاہور۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ کئی روز سے ٹانگ میں درد کے پھر بڑھ جانے کی وجہ سے بہت ناساز ہے نیز ضعف اور دھڑکن بھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

- ایسی دیہاتی مجالس انصار اللہ جن کی زیادہ تر آمد زراعت سے ہوتی ہے۔ عموماً پورے سال کا چندہ انصار اللہ فصل ربیع پر ادا کر دیا کرتی ہیں۔ اب ادائیگی کا موقعہ آگیا ہے۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران مہربانی فرما کر توجہ کریں اور شرح چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

- مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب معلم ساکن آنبہ کا شیخوپورہ ہسپتال میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن بفضلہ تعالےٰ کامیاب رہا ہے بزرگان سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب نظارت ہذا کے معلم اور واقف زندگی ہیں۔ (مجید احمد نسیم ایڈیشنل وکیل التعلیم)

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن

دو تہائی سے زائد ادا کئے جائیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کا وعدہ سال ۳۰ جون ۱۹۶۸ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کا وعدہ کرنے والے احباب کوشش فرمائیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء مبارک کے مطابق ان کے وعدہ میں سے دو تہائی سے زائد رقم ادا ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

متعلقہ عہدہ داران مقامی براہ مہربانی وعدہ کنندگان احباب کو یاد دہانی کروا کر ان سے میعاد کے مطابق وصولی کی کوشش فرماویں جزاکم اللہ۔ رقم ساتھ کے ساتھ مرکز میں بھجواتے جائیں اور دوسرے سال کے آغاز کی کیفیت کی رپورٹ ۱۰ جولائی تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں تاکہ اس کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں رپورٹ پیش کی جا سکے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ احسان ۱۳۴۷ ہش

حقیقی انقلاب

انسان جب اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کے راستہ میں سب سے بڑی روکاوٹ اس کی گزشتہ زندگی ہوتی ہے۔ چنانچہ دہلی کا مشہور شاعر مومن کہتا ہے ؎

عمر ساری تو کٹی عشقِ بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہونگے

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب انسان اصلاح سے گزر جاتا ہے اور توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ انسان کے لئے بڑے خطرے کی بات ہے جیسا کہ فرعون کی توبہ ڈوبتے ہوئے قبول نہ ہوئی کیونکہ اب اصلاح کا وقت نہیں رہا تھا جب آدمی دوزخ میں ڈالا جا رہا ہو اس وقت کی توبہ اس کے کیا کام آ سکتی ہے کم از کم اتنی فرصت تو ہونی چاہیئے کہ انسان نے جو گناہ کئے ہیں اور جو گناہوں کے گھڈ اس کی روح پر پڑ گئے ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔ تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ ایک انسان کے لئے توبہ کا دروازہ اس وقت تک بند نہیں ہوتا۔ جب تک وہ اس مرحلہ میں داخل نہ ہو جائے کہ توبہ اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتی۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ (پڑا ہوا) ہے اور ان کے لئے ایک بڑا عذاب (مقدر) ہے

کے الفاظ سے بیان کیا ہے۔ انسان گناہ کرتے کرتے ایسی حالت کو پہنچ جاتا ہے کہ وہ نیکی کو بدی سمجھنے لگتا ہے۔ اسی حالت کو اللہ تعالےٰ نے اسفل سافلین کے الفاظ سے بھی بیان فرمایا ہے۔

تاہم اللہ تعالےٰ کے انبیاء علیہم السلام آ کر ایک انقلاب پیدا کر دیتے ہیں۔ جو مردہ روحوں کو بھی از سر نو زندہ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ایسی مثالیں بھی موجود ہیں کہ کوئی انسان گناہ کی زندگی میں ایسی ٹھوکر کھاتا ہے کہ وہ بیدار ہو جاتا ہے۔ بہت سے ولی اللہ ایسی ہی ٹھوکر کھا کر صراط مستقیم پر گامزن ہوتے رہے ہیں بے شک تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ایک شہزادہ جو پہلے عیش و تنعم کی زندگی بسر کرتا تھا۔ جب اس پر حکومت کا بار پڑا تو وہ انتہائی نیک انسان بن گیا۔ سیدنا حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ جو سب کے نزدیک خلفاء راشدین میں شمار ہوتے ہیں۔ نہایت آرام کی زندگی بسر کرتے تھے۔ مگر جب آپ پر خلافت کا بار پڑا۔ تو آپ میں ایسا انقلاب برپا ہوا کہ تمام خاندان امیہ میں سے آپ ہی سب سے نیک خلیفہ قرار پاتے ہیں۔

حقیقی انقلاب کیا ہوتا ہے۔ حقیقی انقلاب یہی ہوتا ہے کہ انسان اپنی گزشتہ زندگی کو فراموش کر دے۔ اور نئی زندگی شروع کرے۔ اس کو ہم سچی توبہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ سچی توبہ سے فائدہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے۔ جب انسان اپنی ماضی کے تلخ حقائق کو اپنے ذہن سے نکال دے اور ہو سکے تو ان کی تلافی کرے۔ جب انبیاء علیہم السلام آتے ہیں تو وہی کام کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنی زندگیوں میں انقلاب لے آتے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی گزشتہ حجۃ الوداع کے خطبہ میں بتایا ہے۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا:۔

قطعات

یہ مسیحائے زماں کی سانس ہے
زندگیٔ جاوداں کی سانس ہے
سرسراہٹ شاخساروں میں ہوئی
چل رہی پھر باغباں کی سانس ہے

اک عیسوی نفس کے نفس کا اثر تو دیکھ
مُردوں میں ڈالتی ہے نئی جاں نظر تو دیکھ
ارض و سما کے نور کا باہم ہے اتصال
نورِ نماز دیکھ یہ نورِ قمر تو دیکھ

جو سانس کہ ہم لیتے ہیں ربوہ کی فضا میں
گھل جاتی ہے وہ جا کے ملائک کی نوا میں
جو درد کے ساتھ اٹھتی ہے مظلوم کے دل سے
خود اللہ تعالےٰ کی مشیت ہے دعا میں

تنویر

---

۲۲ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ (صحیح مسلم و ابوداؤد)

خبردار زمانہ جاہلیت (قبل اسلام) کی تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے کچل دی گئی ہیں۔

وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِيْعَةِ بْنِ الْحَارِثِ

(صحیح بخاری و مسلم و ابوداؤد بروایت جابرؓ)

زمانہ جاہلیت کے تمام خون (خواہ مسلمانوں کے ہوں یا غیر مسلموں کے) سب معاف ہیں (اب طرفین سے اس کا بدلہ نہیں لیا جائے گا) اور اس سلسلہ میں سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا خون) ربیعۃ ابن الحارث کے بیٹے کا خون معاف کرتا ہوں

وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ (صحیح مسلم و ابوداؤد)

اور (زمانہ جاہلیت کا) ہر ربا (سود) معاف ہے اور (اس قانون کی ابتدا بھی ہم اپنی طرف سے کرتے ہیں) کہ سب سے پہلے میں (اپنے خاندان کا یعنی) اپنے عم محترم عباس ابن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں۔

(باقی)

68

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہنشاہِ فارس کسریٰ کے نام خط

اپنی اصلی صورت میں دستیاب ہو گیا

(مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم حیدر آباد)

۶ھ ہجری میں قریش مکہ کے ساتھ معاہدۂ صلح حدیبیہ ہو جانے کے نتیجہ میں امن کی فضا پیدا ہوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلا کام یہ کیا کہ مختلف حکومتوں کے فرمانرواؤں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ ان خطوط پر مہر ثبت کرنے کے لئے آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کروائی جس پر "محمد رسول اللہ" کے الفاظ کندہ کروائے۔ حضور نے جو خطوط روانہ کئے وہ عرب کے چاروں اطراف کے حکمرانوں کے نام تھے۔ ان میں سے ایک خط روما کی مشہور عیسائی سلطنت کے شہنشاہ قیصر کے نام تھا۔ اور ایک خط فارس کی مشہور سلطنت کے شہنشاہ کسریٰ کے نام تھا۔ ایک خط مصر کے بادشاہ مقوقس کے نام تھا ایک خط حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی طرف تھا۔ اسی طرح بعض اور بادشاہوں کی طرف آپ نے خطوط لکھے۔

یہ خطوط احادیث۔ آثار اور سیر کی کتب میں درج ہیں۔ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ان میں سے بعض خطوط اپنی اصلی صورت میں دریافت ہو چکے ہیں۔

شاہ مقوقس کے نام خط

شاہ مصر مقوقس والا خط آج سے ایک صدی قبل ۱۸۵۸ء میں مصر کی ایک خانقاہ سے فرانسیسی سیاحوں کو ملا جس کا عکس شائع ہو چکا ہے اور اب وہ اصل خط قسطنطنیہ میں موجود ہے اور غیر مسلم محققین نے بھی تصدیق کی ہے کہ یہ وہی خط ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقوقس کے نام لکھا تھا۔

شہنشاہِ فارس کے نام خط کی دریافت

یہ بات ہمارے لئے مزید باعث مسرت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خط کسریٰ شہنشاہِ ایران کو لکھا تھا اب وہ بھی بیروت میں دریافت ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں تفصیلات حسب ذیل ہیں جو اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔

مئی ۱۹۶۳ء میں اخبارات نے بیروت کی یہ اطلاع شائع کی کہ وہاں کے سابق وزیر خارجہ ہنری فرعون کے موروثی ذخیرے میں اصل مکتوب نبوی بنام کسریٰ دستیاب ہوا ہے۔

پھر ۲۲ر مئی ۱۹۶۳ء کو بیروت کے روزنامہ "الحیاۃ" میں ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے اس نامۂ مبارک کا فوٹو چھاپا اور اس پر ایک تحقیقی مضمون بھی شائع کیا۔ صلاح الدین المنجد لکھتے ہیں:۔

"ہنری فرعون کے والد نے پہلی جنگِ عظیم کے اختتام پر یہ دستاویز دمشق میں ڈیڑھ سو اشرفی میں خرید کی یا تو خود اسے معلوم نہ تھا یا یہ کہ اس نے اہلِ خاندان کو نہ بتایا کہ یہ کیا چیز ہے بہرحال ہنری فرعون کو ۱۹۶۲ء تک معلوم نہ تھا کہ یہ ایک مکتوب نبویؐ ہے۔ نومبر ۱۹۶۲ء کے آخر میں اس نے یہ صلاح الدین المنجد کے سپرد کیا کہ اسکو پڑھنے کی کوشش کرے۔"

۱۔ یہ خط ایک (رق) جھلی ہے جو ایک سبز کپڑے پر جس کا رنگ مرورِ زمانہ سے تبدیل ہو گیا ہے چسپاں ہے اور کپڑا بھی بالیدہ ہو گیا ہے۔

۲۔ جھلی پرانی اور نرم ہے اور گہرے خاکی رنگ کی ہے۔

۳۔ یہ جھلی مستطیل سی ہے مگر چوڑائی یکساں نہیں۔ اوپر زیادہ چوڑی ہے نیچے کم۔

۴۔ اس پر خط کی عبارت ۱۵ سطروں میں ہے۔

۵۔ عبارت کے نیچے ایک گول مہر ہے۔

۶۔ جھلی کے نچلے حصہ نے پانی کا مار کھایا ہے جس کے باعث بعض جگہ حروف اور الفاظ مٹ گئے ہیں اور بعض جگہ مدہم ہو گئے ہیں۔

۷۔ اس جھلی کو کسی نے پھاڑنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ تیسری سطر دائیں طرف سے وسط تک چیری گئی ہے۔ پھر طولاً دسویں سطر تک پھٹی ہے۔

۸۔ اس پھٹن کو بعد میں کسی نے مہین جھلی سے ٹانکے لگا کر سی دیا ہے۔

۹۔ خط کا رسم الخط وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا اور جو دربار رسالت کے کاتبوں کے ہاں رائج تھا۔

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ تاریخی بیان کے مطابق جب کسریٰ کے سامنے حضور کا خط پڑھا گیا تو اس نے غصہ سے خط کو پھاڑ دیا۔

معلوم ہوتا ہے کہ کسی درباری نے اس کو اٹھا لیا اور محفوظ رکھا یا ممکن ہے کہ ایلچی نے ہی اٹھا لیا ہو۔

بہرحال بحیثیت مجموعی قرائن اس خط کے اصلی ہونے کی تائید کرتے ہیں۔ خط کی اصل عبارت جو ۱۵ سطروں میں ہے حسب ذیل طرز پر ہے۔

(۱) بسم اللہ الرحمن
(۲) الرحیم من محمد عبد اللہ و
(۳) رسولہ الی کسریٰ عظیم فا
(۴) اللہ سلام علی من اتبع الھد
(۵) یٰ وآمن باللہ ورسولہ و
(۶) شھد ان لا الہ الا اللہ و
(۷) حدہ لا شریک لہ وان محمدا
(۸) عبدہ ورسولہ ادعوک
(۹) بدعایۃ اللہ فانی انا رسو
(۱۰) ل اللہ الی الناس کافۃ
(۱۱) لانذر من کان حیا ویحق
(۱۲) القول علی الکافرین
(۱۳) اسلم تسلم فان ابیت
(۱۴) انما علیک اثم المجو
(۱۵) س

اللہ
رسول
محمد

روزنامہ جنگ کراچی کے شمارہ "عید میلاد النبیؐ" ۱۹۶۸ء میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نامۂ مبارک بنام کسریٰ کا عکس شائع کیا گیا ہے۔

احادیث کی عظمت

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اصلی خطوط کے دستیاب ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ احادیث میں بیان شدہ خطوط کی عبارت اور اصلی خطوں کی عبارت بالکل یکساں ہے۔ اس سے احادیث کی عظمت۔ صحت اور قابلِ اعتماد حیثیت پر نہایت عمدہ روشنی پڑتی ہے کہ جامعین حدیث اور مؤرخینِ اسلام نے روایات کے جمع کرنے میں کتنی احتیاط اور کتنی غیر معمولی امانت و دیانت سے کام لیا ہے۔ انہوں نے زبانی حافظہ کی بنا پر راویوں کے ایک لمبے سلسلہ کے ساتھ خطوں کی عبارت بیان کی اور بتایا کہ فلاں موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان ان الفاظ کی تحریر مقوقس کو اور کسریٰ کو لکھی تھی اور پھر تیرہ سو سال کے طویل زمانہ کے بعد اصل خطوں کے دریافت ہونے پر یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ جو روایت محدثین اور مؤرخین نے بیان کی تھی وہ حرف بحرف درست تھی۔ اس سے بڑھ کر روایات کی صحت اور محدثین کی دیانت و امانت کا کیا ثبوت ہو گا؟

زمیندارہ مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

ایسی دیہاتی مجالس انصار اللہ جن کی زیادہ آمد زراعت سے ہوتی ہے عموماً پورے سال کا چندہ انصار اللہ فصل ربیع پر ادا کر دیا کرتی ہیں۔ اب ادائیگی کا موقع آ گیا ہے۔ ایسی مجالس کے عہدہ داران مہربانی فرما کر توجہ کریں اور باشرح چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فریضۂ زکوٰۃ کی اہمیت

(رقمہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"تیسری چیز جس پر خصوصیت سے اسلام نے زور دیا ہے اور جس کی طرف قرآن کریم میں بارہا توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ روپیہ بے شک کماؤ مگر جو کچھ کماؤ اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اسلام نے بے شک روپیہ بند رکھنا ناجائز قرار دیا ہے مگر روپیہ کمانا منع نہیں کیا۔ پس فرماتا ہے۔ اگر تم روپیہ کماتے ہو اور کچھ روپیہ اپنی ضروریات کے لئے عارضی طور پر جمع کر لیتے ہو جس پر ایک سال گزر جاتا ہے تو اس پر زکوٰۃ ادا کرو۔ اگر کوئی شخص باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا کو دین کی خاطر کماتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص زکوٰۃ نہیں دیتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ دنیا محض دنیا کی خاطر کما رہا ہے۔ خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے کا شوق اس کے دل میں نہیں۔ اگر واقعہ میں اس کے دل میں خدا تعالےٰ کے قرب اور اس کی محبت کو جذب کرنے کا احساس ہوتا۔ اگر دنیا کو وہ دین کی خاطر کما رہا ہوتا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اپنے مال میں سے خدا تعالےٰ کا حق ادا کرتا۔ اور پوری دیانتداری کیساتھ ادا کرتا۔ لیکن جب وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو یہ اس بات کا ثبوت ہوتا ہے کہ وہ شیطان کا تابع ہے خدا تعالےٰ کے احکام کا تابع نہیں۔ زکوٰۃ کے معاملہ میں میں دیکھتا ہوں کہ تاجروں میں بہت بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے...

.....ہماری جماعت میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اس قسم کے لوگ تو نہیں مگر ہماری جماعت میں لوگ پوری احتیاط سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ بالخصوص تاجروں میں زکوٰۃ کے معاملہ میں بڑی کوتاہی پائی جاتی ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں اتنے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہ کا فیصلہ یہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے یہ اصول بنایا ہے کہ تم جو کچھ بھی کماتے ہو اس میں دوسرے لوگوں کا بھی حصہ ہے۔ کیونکہ مال جن چیزوں سے کمایا جاتا ہے وہ ساری کی ساری ایسی ہیں جو کسی خاص شخص کی ملک نہیں بلکہ ساری دنیا ان پر حق رکھتی ہے۔ مثلاً تجارت کو لے لو۔ تجارت لوہے کی ہوتی ہے یا اور بعض چیزوں کی ہوتی ہے مگر کیا لوہا اور لکڑی تاجر آپ بناتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے لکڑی بنائی ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالےٰ نے کوئلہ بنایا ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالےٰ نے مٹی کا تیل بنایا ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالےٰ نے کپاس بنائی ہے سارے انسانوں کے لئے۔ اللہ تعالےٰ نے گندم بنائی ہے سارے انسانوں کے لئے۔ مگر جب ایک شخص ان چیزوں سے خاص طور پر نفع کماتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اب تمہارا فرض ہے کہ تم مالک کو اس کا ٹیکس ادا کرو۔ کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن کی ساری دنیا مالک ہے۔ پس جس طرح مزارع اپنے مالک کو ٹیکس ادا کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو حکم دیتا ہے کہ وہ بھی ٹیکس ادا کرے۔ وہ فرماتا ہے کہ چونکہ تم کسان بنے اور تم نے اس زمین میں زراعت کی جو ساری دنیا کی ہے اسلئے اب تمہارا فرض ہے کہ تم مالک کو اس کا حق دو۔ چنانچہ اڑھائی فیصدی ٹیکس اس سے وصول کیا جاتا ہے۔ پھر جو نظام مقرر ہوتا ہے وہ اس ٹیکس کو غرباء کی مدد کے لئے خرچ کرتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کا مقرر کردہ ٹیکس ادا نہیں کرتا۔ یا ادا تو کرتا ہے مگر پورے طور پر ادا نہیں کرتا کسی قدر حصہ اپنے پاس رکھ لیتا ہے تو اسلامی نقطۂ نگاہ سے وہ ایک چور کی حیثیت رکھتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ ۳۳۹)

(مرسلہ: قمر علوی سائیکل سوار سیاح از جہلم)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

انصار اللہ کے لئے دو ضروری دعائیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے انصار اللہ کے امسال کی دوسری سہ ماہی کے امتحان کے لئے بیرونجات میں ۲۳ ماہ حال اور ربوہ میں ۲۱ ماہ حال کی تاریخیں مقرر ہوئی ہیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ "ضرورۃ الامام" کے علاوہ "بازار جانے کی دعا" اور "شہر میں داخل ہونے کی دعا" بھی کورس میں شامل ہیں لہذا انصار اللہ کی سہولت کے لئے مذکورہ دعائیں ذیل میں درج کی جا رہی ہیں:-

بازار جانے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً۔

ترجمہ:- اللہ کے نام سے میں داخل ہوا۔ اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں اس بازار کی خیر اور خیر اُس چیز کی جو اس میں ہے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔ اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ اس میں نقصان والا سودا پاؤں۔

شہر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیٰطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَهْلِهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ جَنَاهَا وَاَعِذْنِیْ مِنْ وَّبَاهَا۔ اَللّٰهُمَّ حَبِّبْنِیْ اِلٰی اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَهْلِهَا اِلَیَّ۔

ترجمہ:- اے اللہ جو ساتوں آسمانوں کا ربّ ہے اور اُن کا جن پر وہ سایہ کرتے ہیں۔ اور جو ساتوں زمینوں کا ربّ ہے اور ان کا جن کو انہوں نے اٹھایا ہوا ہے اور شیطانوں کا ربّ ہے اور ان کا جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں۔ اور ہواؤں کا اور ان چیزوں کا جن کو وہ پھیلاتی ہیں۔ اے اللہ میں تجھ سے طلب کرتا ہوں بھلائی اِس شہر کی اور بھلائی اس کے رہنے والوں کی اور بھلائی اُس چیز کی جو اس میں ہے اور میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے اِس بستی کے شر سے۔ اور اس کے رہنے والوں کے شر سے اور اُس چیز کے شر سے جو اس میں ہے۔ اے اللہ مجھے رزق عطا کر اس کے پھلوں سے اور بچا مجھے اِس کی وباؤں سے۔ اے اللہ میری محبت ڈال دے اِس کے رہنے والوں کے دلوں میں اور اس کے نیک بندوں کی محبت میرے دل میں پیدا کر دے +

خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی بی۔ اے
زعیم انصار اللہ حلقہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

درخواستِ دعا:- عزیزم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب سکنہ قلعہ صوبہ سنگھ کی اہلیہ عزیزہ محمودہ جو میرے مرحوم بھائی ملک عبدالرحمٰن صاحب کی بیٹی ہے ابھی تک بیمار ہے کوئی افاقہ نہیں۔ تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ شافیٔ مطلق کی بارگاہ میں بچی کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(محمد شفیع نوشہروی۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

محترمہ ڈائریکٹرس صاحبہ فزیکل ایجوکیشن کا طالبات جامعہ نصرت سے خطاب

مورخہ ۱۹ احسان بروز اتوار بوقت ساڑھے بارہ بجے محترمہ بیگم صاحبہ رفیعہ اعظم علی ڈائریکٹرس فزیکل ایجوکیشن اپنے سالانہ معائنہ کے لئے جامعہ نصرت ربوہ میں تشریف لائیں۔ گراؤنڈ کے معائنہ کے علاوہ آپ نے طالبات سے خطاب بھی فرمایا۔ جامعہ نصرت کی ڈائریکٹرس حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی زیر صدارت کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعد ازاں محترمہ پرنسپل صاحبہ نے آپ کا تعارف کروایا۔ مسز بیگ پاکستان کے تمام تعلیمی اداروں میں ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ جو مستعدی اور عملے کی تمنا سے بے نیاز ہو کر پوری لگن اور خلوص سے اپنا کام کرتی ہیں

قیام پاکستان کے بعد آپ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے ماہرین تعلیم کو توجہ دلائی کہ کھیلیں ہی تعلیم کا ایک لازمی جزو ہیں۔

آپ نے طالبات جامعہ نصرت سے خطاب کرتے ہوئے کھیلوں کی اہمیت کا ذکر کیا اور فرمایا کہ کھیلوں کی اہمیت کا احساس لوگوں کو بہت قدیم زمانہ سے رہا ہے۔ ہزاروں برس پہلے یونان میں صحت جسمانی کو خاص اہمیت دی جاتی تھی۔ کھیلیں جیسا کہ سمجھا جاتا ہے صرف فرصت کا مشغلہ ہی نہیں بلکہ یہ افراد میں جینے کا شعور پیدا کرتی ہیں۔ ہمدردی رواداری۔ مروت۔ نامساعد حالات کا مقابلہ۔ اتحاد و اتفاق۔ اپنے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق کو پامال ہونے سے بچانا۔ اور ایسے ہی دوسرے جذبات کی بنیاد جسمانی اور ذہنی صحت مندی کے نتیجہ میں پڑتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے ملک اور ہماری قوم کو صحتمند اور طاقتور افراد کی ضرورت ہے۔ جو کارزار حیات میں مصائب اور شدائد کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں اور مدافعت کی قوت محض تعلیمی استعداد کے بڑھنے سے کبھی پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لئے تعلیم جسمانی کے اصولوں سے واقفیت اور ان پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ صرف اعلیٰ تعلیمی اداروں ہی میں کھیلوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت نہیں بلکہ انتہائی ابتدائی جماعتوں سے ہی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اسلئے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں پہنچنے تک بچے کے قویٰ نشوونما پا چکے ہوتے ہیں۔ اور ان کی خامیوں کو دور کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مفروضہ اب غلط ثابت ہو چکا ہے کہ کھیلوں اور صحت جسمانی کی طرف توجہ دینے والے افراد تعلیم کے میدان میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اور انہوں نے یقین سے کہا کہ صحت مند جسم کے مالک افراد ہی صحتمند دماغ رکھتے ہیں اور اپنی صلاحیتوں کو احسن طریق سے بروئے کار لا سکتے ہیں اور ایسی ہی طالبات اپنے تعلیمی اداروں کا نام روشن کر سکتی ہیں۔

آپ نے فرمایا جامعہ نصرت کی طالبات انتہائی خوش نصیب ہیں کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی انتھک کوششوں کے طفیل ربوہ کی طالبات کو بہترین تعلیمی ادارے نصیب ہوئے ہیں وہ طالبات اپنے گھروں میں رہ کر تعلیم حاصل کر سکتی ہیں یہ طالبات کی خوش قسمتی ہے کہ انہیں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی سرپرستی اور شفقت ہر قدم پر میسر ہے

طالبات کی صحت جسمانی کی اسلئے بھی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ مرد کو جب تعلیم دی جاتی ہے تو فرد واحد کی تعلیم کی تکمیل ہوتی ہے لیکن ایک عورت کی صلاحیتیں پورے گھرانے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس لئے تعلیم کے یہ چند سال نہایت اہم ہیں۔ اور طالبات کو ان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے تاکہ ان کا علم ان کے پورے گھرانے کی جسمانی اور ذہنی صحتمندی کا ضامن ہو سکے اور گھرانوں سے ہی معاشرے بنتے ہیں اور معاشرے سے پوری قوم کی تشکیل ہوتی ہے ہماری قوم کو خود اعتمادی اور قائدانہ صلاحیتوں کے مالک افراد کی ضرورت ہے۔ آج کے طالب علم کل کے قائد اور راہنما ہوں گے اور قوم کو صحت مند قیادت کی ہمیشہ ضرورت ہوگی۔ طاقتور قوم ہی اپنے دشمنوں کا مقابلہ کر سکتی ہے اور اپنی آزادی کو برقرار رکھ سکتی ہے اور آزادی کی قیمت کون نہیں جانتا

محترمہ بیگم رفیعہ اعظم علی کے خطاب کے بعد محترمہ پرنسپل صاحبہ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ساڑھے تین بجے آپ واپس تشریف لے گئیں۔ (نامہ نگار)

محترم والد صاحب مرحوم کی یاد میں

69

(مکرم ملک رشید احمد خاں صاحب کراچی)

میرے والد ماجد محترم ملک مولیٰ داد خاں صاحب ساکن لیل چک ضلع گورداسپور تقریباً ۹۵ سال کی عمر میں سوموار بروز جمعۃ المبارک کراچی میں اس دار فانی سے دار بقا کو رحلت کر گئے تین سال ہوئے سیڑھیوں پر سے پھسلنے کے باعث ایک کولھا اتر گیا تھا۔ اس وقت سے صاحب فراش چلے آ رہے تھے۔ بالآخر یہی تکلیف جان لیوا ثابت ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت والد صاحب مرحوم نے اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت تو نہیں کی تھی لیکن آپ کی کئی دوح پرور مجالس میں شریک ہونے کا شرف حاصل تھا۔ حضورؑ کی وفات کے تھوڑے عرصہ بعد آپ بیمار ہو گئے ناک میں رسولی ہو گئی جس کا علاج اپریشن [illegible] بتایا جاتا تھا۔ جب مرض سے افاقہ نہ ہوا تو کسی نے قادیان جانے کا مشورہ دیا۔ قادیان میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے زیر علاج رہے اگرچہ یہ تکلیف سوائے اوپریشن کے دور نہ ہونے والی تھی مگر حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے خدائے قادر و توانا کے حضور دعا کرنے کے بعد گلے میں سے ناک کے اندر انگلی ڈال کر بہت بڑی رسولی نکال دی اور اوپریشن کی زحمت نہ اٹھانے دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ جلد صحتیاب ہو گئے حالانکہ یہ بیماری اتنی خطرناک تھی کہ انہی دنوں اس مرض کے کئی دوسرے مریض بٹالہ میں اوپریشن کے دوران ہی وفات پا گئے تھے۔ صحتیاب ہونے پر بطور شکرانہ آپ نے حضرت میر صاحبؓ سے عرض کیا کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں۔ آپ مسکرائے اور فرمایا قادیان میں بجلی لگوا دیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوح پرور کلمات تو پہلے ہی سن چکے تھے اب حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں معجزانہ شفایابی اور آپ کے اس مشفقانہ سلوک کے نتیجہ میں سارے شکوک مٹ گئے چنانچہ آپ نے فوراً حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

محترم والد صاحب مرحوم و مغفور عام طور پر بٹالہ میں کورٹ بیلف رہے حضور علیہ السلام جب کبھی مقدمات کی پیروی کے سلسلے میں بٹالہ تشریف لاتے تو باوجود اس کے کہ آپ ابھی حلقہ بیعت میں داخل نہیں ہوئے تھے پھر بھی آپ حضور سے مصافحہ کرتے اور حتی المقدور حضور کی خدمت بجا لاتے آپ سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ بٹالہ کے دو ججوں کی بیگمات شہر پر سیر کرنے گئیں۔ مجھے بھی بغرض حفاظت ساتھ جانا پڑا۔ باتوں باتوں میں ان میں سے ایک کہنے لگی کہ مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ السلام) کا مقدمہ میرے خاوند کی عدالت میں آجکل زیر سماعت ہے۔ بڑے بڑے لوگ آ رہے ہیں کہ ان کو ضرور سزا دی جائے۔ دوسری بولی دیکھنا تمہارا خاوند کہیں یہ غلطی نہ کر بیٹھے۔ میرے خاوند نے ان کو سزا دی تھی تو ہمارے دونوں بیٹے یکے بعد دیگرے مر گئے تھے۔ (شاید یہ وہی مقدمہ ہے جس میں حضورؑ کو جرمانہ کی سزا ہوئی تھی اور بعد میں اپیل کرنے پر معاف ہو گئی تھی چنانچہ اس جج نے حضور علیہ السلام کو بری کر دیا تھا۔

آپ کی مرکز سلسلہ سے دلی وابستگی کا یہ عالم تھا کہ اپنے تمام بچوں کو قادیان میں تعلیم دلوائی اگر کبھی تنگدستی کی وجہ سے بچوں کے تعلیمی اخراجات کی ادائیگی میں مشکل دیکھی تو فوراً اپنی گائے یا بھینس وغیرہ فروخت کر کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ منقطع نہ ہونے دیا۔ مرکز سلسلہ سے آپ کی اس وابستگی اور احمدیت سے اس لگاؤ کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارا سارا خاندان بفضل خدا تعالیٰ احمدیت کی نعمت سے سرفراز ہے۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے پیارے مسیح پاک علیہ السلام سے یہ بھی وعدہ ہے کہ تیرے سچے پیرو کاروں کے مال و اولاد میں بھی برکت دی جائے گی۔ والد صاحب محترم کی زندگی میں اس الٰہی وعدہ کی جھلک نمایاں تھی۔ آپ خود بھی صاحب دولت و ثروت تھے ازراہ کی فراوانی تھی اور آپ کے سارے بیٹے ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے وسیع کاروبار کے مالک ہیں الحمد للہ علیٰ ذالک آپنے اپنے پیچھے چھ لڑکے اور ایک لڑکی اور آگے ۸۰ پوتے پوتیاں پڑپوتے پڑپوتیاں اور پڑنواسے پڑنواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں اور یہ ساری اولاد آپ کے قدموں میں آپ کی خدمت میں کوشاں رہی۔ آپ کی یہ کامیاب اور فارغ البال زندگی احمدیت کی برکت کی بدولت تھی۔

حضرت والد صاحب محترم کو ۱۹۵۷ء میں ہماری والدہ ماجدہ کے ہمراہ فریضہ حج ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نہایت نیک اور دعاگو انسان تھے اکثر سچی خوابیں آیا کرتی تھیں۔ نمازوں کے پابند تھے ادائیگی چندوں کی ادائیگی کا بڑا خیال رکھتے تھے بڑے ملنسار صابر اور مہمان نواز تھے۔ طبیعت کے سخی اور غریب پرور تھے۔ غیر از جماعت احباب بھی آپ کو عزت و تکریم کی نظر سے دیکھتے تھے۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ والد صاحب مرحوم کی بلند درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ [illegible]

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

سالانہ ترقی خانۂ خدا کیلئے

جن مخلصین نے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں اپنی پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے صندوق مجاریہ میں حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک پر اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۱۱۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال	ربوہ	
۱۲۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن	ربوہ	۱۵ —
۱۳۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر وکالت تبشیر	ربوہ	۶ —
۱۴۔ رانا عبد الکریم خان صاحب کاٹھگڑھی مربی سلسلہ احمدیہ	ربوہ	۶ —
۱۵۔ مکرم چوہدری محمد حسین صاحب خادم مسجد مبارک	ربوہ	۱ —
۱۶۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب تعلیم الاسلام کالج	ربوہ	۳۰ —
۱۷۔ مکرم محمد شریف صاحب کارکن دفتر اصلاح و ارشاد	ربوہ	۱ —
۱۸۔ مکرم لطف الرحمان صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال	ربوہ	۱۵ —
۱۹۔ مکرم ملک مشتاق احمد صاحب خالد	"	۴ —
۲۰۔ مکرم سرور عبد الحق صاحب شاکر وقف زندگی وکالت مال اول	ربوہ	۵ —
وکیل المال اول تحریک جدید	ربوہ	

احمدی اطباء کی فوری توجہ کیلئے

جیسا کہ اطباء کو معلوم ہے کہ بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹم آف میڈیسن کے ممبران کے انتخابات جلد ہی ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں جملہ احمدی اطباء کے مکمل پتے درکار ہیں۔ مہربانی فرما کر اعلان ہذا پڑھتے ہی تمام احمدی اطباء اپنے مکمل پتہ سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔

(حکیم نور شید احمد۔ صدر آل پاکستان احمدیہ طبی ایسوسی ایشن ربوہ)

ربوہ میں باہر سے آنیوالے طلباء کے متعلق

ایک ضروری اعلان!

کچھ عرصہ سے یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ پاکستان کے بعض پسماندہ دیہاتی علاقوں سے ایسے کم عمر بچے مرکز میں آ جاتے ہیں۔ جن کے پاس نہ تو جماعتی تصدیق ہوتی ہے نہ مرکز کو ان کے گھر کے حالات کا علم ہوتا ہے۔ ایسے بچے یہاں سکول اور دفتر میں چکر لگاتے ہیں۔ اور ان کی خواہش یہ ہوتی ہے۔ کہ انہیں سکول میں داخل کر لیا جائے اور مرکز ان کا پورا خرچ برداشت کرے۔

یہ طریق نہایت تکلیف دہ اور خود ان والدین کے لئے بھی نہایت پریشان کن ہے۔ جن کے یہ بچے ہوتے ہیں۔ پہلے بھی اس سلسلہ میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جو طالب علم مرکز کے کسی امدادی پروگرام کے مطابق یہاں آنا چاہتے ہوں۔ وہ پہلے متعلقہ محکمے سے خط و کتابت کر کے انہیں اپنے حالات لکھیں۔ اور یقینی طور پر۔ جس کلاس میں داخلے کے خواہشمند ہوں۔ اسکے مطابق ضروری سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔ منظوری لیں۔ اور پھر یہاں آئیں۔ تاکہ نہ انہیں کھانے اور رہائش کی دقت ہو اور نہ ہی ادھر ادھر ضروری معلومات حاصل کرنے میں دقت ضائع ہو۔

جہاں تک امدادی وظائف یا مرکزی امداد کا تعلق ہے۔ یہ اعلان ضروری ہے۔ کہ نظارت تعلیم سوائے استثنائی حالات کے (کہ جن کے مطابق قبل از وقت ہدایت حاصل کر لی گئی ہو) سکول کی سٹیج پر کسی بچے کا پورا خرچ یعنی کھانے اور رہائش وغیرہ کے اخراجات نہیں دیتی۔ بلکہ صرف فیس کی تعفیف یا پوری رعایت حسب حالات اور حسب تصدیق مقامی جماعت دی جاتی ہے۔ بقیہ خرچ بہرحال م

مرکزی وظائف (امدادی قرضہ حسنہ) کے متعلق ایک اہم اعلان!

نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے ہر سال وظائف امدادی اور قرضہ حسنہ کی کچھ رقم بطور تعلیمی امداد قابل اور مستحق طلباء کو دی جاتی ہیں۔ اس کا طریق یہ ہوتا ہے کہ ہجرت (ہجرت) سے ظہور ہشہ (اگست) تک مختلف سکولوں اور کالجوں کے طلباء جو ان وظائف کے خواہشمند ہوتے ہیں اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر (جو دفتر نظارت تعلیم سے مل سکتا ہے) اپنے اپنے اداروں کے ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کی تصدیق۔ اور مقامی جماعتوں کے پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی وساطت اور ان کی رپورٹ کے ساتھ۔ مرکز میں ارسال کرتے ہیں۔

عموماً ماہ تبوک (ستمبر) میں ان درخواستوں کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت تک میٹرک۔ ایف۔ اے اور بی۔ اے کے نتائج نکل چکے ہوتے ہیں۔ اور تعلیمی اداروں میں باقاعدہ کلاس بندی شروع ہو چکی ہوتی ہے۔ اس سے قبل نہ تو مرکز ایسے وظائف کے متعلق فیصلہ کر سکتا ہے اور نہ ہی اس فیصلے کے متعلق کوئی خط کتابت ہو سکتی ہے۔ کیونکہ صرف نتائج کے بعد ہی اندازہ ہو سکتا ہے کہ کون سا طالب علم تعلیمی اعتبار سے وظیفہ کا مستحق ہے۔ اس لئے وظائف کے خواہشمند طلباء نوٹ فرما دیں کہ وہ درخواست دینے کے بعد ماہ تبوک تک انتظار فرما دیں تاکہ وظائف کا یکجائی فیصلہ ہونے کے بعد انہیں اس کی اطلاع دی جا سکے۔ اس سے قبل خط و کتابت مفید نہیں ہوگی۔

(۱) وظائف امدادی کی رقم بالکل محدود ہوتی ہے اور صرف فیس کے معیار تک سکول اور کالج میں دی جا سکتی ہے یعنی سکول میں اگر چھ روپے (۶/-) ماہوار فیس ہے۔ تو اسی قدر رقم یا اس کے نصف بطور امداد (بشرطیکہ اس طالب علم کے حالات تقاضا کریں) ادا کی جا سکتی ہے۔ یہی کیفیت کالج کی ہے۔

(۲) قرضہ حسنہ کی رقم کی منظوری کی صورت میں ایک اسٹامپ یا بانڈ پر کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس کی عبارت کے الفاظ مطبوعہ ہیں اور صدر انجمن احمدیہ کے مشیر قانونی کی تصدیق کے بعد یہ رقوم بھیجی جاتی ہیں۔

لہٰذا درخواست دیتے وقت مندرجہ بالا امور کو پیش نظر رکھیں۔ تاکہ غیر ضروری خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔

(نائب ناظر تعلیم۔ ربوہ)

آسامیاں پُر کرنے کیلئے امتحانی مقابلہ

سٹینو ٹائپسٹ کی آسامیاں پُر کرنے کے لئے مقابلہ کا امتحان ۱۷ جولائی ۶۸ء کو ۸ بجے پوسٹ ماسٹر جنرل کے دفتر واقعہ بورڈ ہال میں ہوگا۔ قواعد انتخاب اور پراسپکٹس دفتر مذکور سے ۱/- کے ٹکٹ بھیجکر حاصل کریں۔

شرائط۔ عمر ۱۷ سے ۲۸ سال سے کم اور ۲۵ سال سے زائد نہ ہو۔ امیدواران آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ملازمین اور سرحدی قبائل کے لئے عمر میں کمی بیشی کی رعایت ممکن ہے۔

تعلیمی قابلیت۔ میٹرک۔ مجوزہ فارم پر درخواست ۱۵ جولائی ۶۸ء تک بنام پوسٹ ماسٹر جنرل لاہور

(پ۔ ٹ ۶۸-۶-۲)

کیڈٹ کالج پٹارو میں داخلہ

سال اول پری انجینئرنگ۔ پری میڈیکل۔ میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے والے اور بہترین کھلاڑی درخواست دیں۔

فیس سالانہ ۱۶۲۰/- روپے۔ آمدنی اور قابلیت کی بنا پر۔ وظیفہ ۱۰۰/- ماہوار مجوزہ فارم درخواست اور پراسپکٹس ۲/- کا پوسٹل آرڈر ارسال بھیجکر دفتر پرنسپل کالج سے حاصل کریں۔ درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۲۹ جون ۶۸ء

پ۔ ٹ

(ناظر تعلیم)

م طالب علم یا اس کے سرپرست کو خود ہی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

(ناظر تعلیم)

70

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اچھی فصل سے دیہی آبادی کی آمدنی میں اضافہ

لاہور ۱۷ جون۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسےٰ نے کہا ہے کہ علاقائی، طبقاتی اور اور گروہی تعصبات قومی اتحاد کی راہ میں سب سے خطرناک رکاوٹ ہیں۔ اور انہیں ختم کئے بغیر ملک کی ترقی و خوشحالی کی کوششیں نتیجہ خیز ثابت نہیں ہو سکتیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اور عوام پاکستان کو مضبوط اور ناقابل تسخیر بنانا چاہتے ہیں۔ یہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ ہمارے قول و فعل میں خلوص اور دیانت ہو۔ گورنر نے کہا کہ وقت اور حالات نے ہم پر بھاری ذمہ داریاں عائد کی ہیں ان سے پوری طرح عہدہ برآ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اتحاد، تنظیم اور مستقبل پر اعتماد کے ساتھ منزل مقصود کی طرف بڑھتے رہیں۔ وہ کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کر رہے تھے

گورنر محمد موسےٰ نے ملک کو غذائی پیداوار میں خود کفالت کی منزل کے قریب پہنچانے پر کسانوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ خداوند تعالےٰ کے فضل و کرم اور کسانوں کی محنت کے باعث اس سال زرعی محاذ پر ہمیں زبردست کامیابی حاصل ہوئی ہے زرعی پیداوار میں اضافہ کے باعث نہ صرف قیمتیں مناسب سطح پر آگئی ہیں بلکہ ہمارے کسان خوشحال ہوئے ہیں۔ اور غیر ملکی امداد پر ہمارا انحصار کم ہو گیا ہے انہوں نے کسانوں کو مشورہ دیا کہ اچھی فصل کے نتیجہ میں انہیں جو آمدنی ہوئی ہے اسے ظاہری نام و نمود اور فضول رسومات پر صرف کرنے کی بجائے سود مند مقاصد پر خرچ کریں۔ مرکزی اور صوبائی حکومتیں اس سلسلہ میں مختلف تجاویز پر غور کر رہی ہیں۔ کہ کس طرح کسان اپنی فاضل آمدنی کو نفع بخش مقاصد پر خرچ کر کے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور یہ دولت قومی مفاد میں استعمال ہو کر ضائع ہونے سے بچ جائے۔

آنحضور ﷺ کی تعلیمات کی پیروی

لاہور ۱۷ جون۔ مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر محمد موسےٰ خان نے کہا کہ ہماری نجات صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ہم ان اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ جن کی تعلیم پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ اصول رہتی دنیا تک ہمارے لئے مینارہ نور ثابت ہوں گے انہوں نے یہ بات کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہی۔

گورنر نے کہا کہ نبی کریم کی ولادت باسعادت کی خوشی میں ۹ جون کو پورے صوبے میں عید میلاد النبیؐ پورے جوش و خروش سے منائی گئی۔ انہوں نے کہا کہ اس روز سعید کو ہمیں اپنے پروردگار پر کامل یقین رکھنے کا از سر نو عہد کرنا چاہیئے۔ اور پیغمبر اسلام کے مساوات، اخوت اور نیکی و راست بازی کی جو تعلیم ہمیں دی ہے۔ اس پر کاربند رہنے کا پختہ ارادہ کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے جس انداز میں صرف بیس سال کے مختصر عرصے میں اپنے ماننے والوں میں ذہنی انقلاب برپا کر دیا۔ اس کی نظیر پوری انسانی تاریخ میں نہیں ملتی۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری نجات صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ ہم ان اصولوں پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔ جن کی حضورؐ نے ہمیں تعلیم دی اور جو رہتی دنیا تک ہمارے لئے مینارہ نور ثابت ہوں گے۔ پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور ہمیں ہر شعبہ زندگی میں اس سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے۔

بھارت نے اپنے دو دریاؤں کا رخ موڑ دیا

سلیمانکی ۱۷ جون۔ بھارت نے اپنے دریاؤں کو کھدائی اور کشادگی کا رخ مشرقی پاکستان کی طرف موڑنا شروع کر دیا ہے یہ دونوں دریا صوبہ کے سرحدی قصبوں بالیانوالہ اور ذکی گنج کے قریب سے بہتے ہیں۔ سرکاری حلقوں نے کہا ہے کہ یہ اقدام دریائی پانیوں کے متعلق بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر بھارت نے ان دریاؤں پر مختلف قسم کے بند بنانے کا سلسلہ بند نہ کیا تو دریاؤں سے مشرقی پاکستان کا ملحقہ علاقہ زیر آب آجائے گا۔

ذکی گنج پاکستان کے مشرقی حصے کا آخری شہر ہے۔ اس شہر کے نواحی علاقوں میں زیر زمین پانی کی سطح بلند ہونے کے باعث فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ جگہ جگہ سیلابی کیفیت پیدا ہو گئی ہے اور فصلوں کے بیشتر کھیت دریا برد ہو گئے ہیں۔ بالیانوالہ کے قصبہ کے ریلوے سٹیشن کے مال گودام اور چیک پوسٹ کے اردگرد پانی لہریں لے رہا ہے اور ان کے کسی وقت بھی بہہ جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

نہر سویز کے علاقہ میں زبردست جنگ

قاہرہ ۱۷ جون۔ نہر سویز کے آر پار

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔

احباب کرام سے التماس ہے کہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

فرمان کے علاقے میں کل رات مصری اور اسرائیلی فوجوں میں زبردست جنگ ہوئی۔ اسرائیلی فوج نے رات کی تاریکی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہر سویز میں کسی پراسرار مہم سر کرنے کے لئے غوطہ خور داخل کر دیئے۔ اور ان کی حفاظت کی غرض سے مصری مورچوں پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔ مصری توپ خانے نے جوابی کارروائی کر کے اسرائیلی مشین گنوں کے دو مورچے ایک نگران چوکی اور اسلحہ کا ایک ذخیرہ تباہ کر دیا فریقین ایک دوسرے کے خلاف ۵۵ منٹ تک آگ اگلتے رہے۔

ناگپور میں مسلمانوں کا قتل عام

نئی دہلی ۱۷ جون۔ بھارت کے فساد زدہ شہر ناگپور میں گزشتہ ۲۴ گھنٹوں کے دوران مزید تین افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اس طرح ایک ہفتہ پرانے اس فساد میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۳۵ کے درمیان ہو گئی ہے۔ شہر کے مسلمان رہنماؤں نے الزام لگایا ہے کہ پولیس جانبدارانہ کام لے رہی ہے۔ اور کرفیو کی سختی سے پابندی نہیں کرائی جاتی۔

ان رہنماؤں نے کہا کہ ایک طرف مسلمان بے دست و پا اپنے گھروں میں بند ہیں، دوسری طرف ہندو غنڈوں کو آزادی مل گئی ہے۔ اور وہ موقع ملتے ہی مسلمان محلوں پر حملہ کر دیتے ہیں۔ فوج اگرچہ شہر میں موجود ہے لیکن ان علاقوں میں ہے جو فساد سے متاثر نہیں ہیں۔ بھارت کی مختلف مسلمان جماعتوں نے بھی وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو یادداشتیں بھیجی ہیں جن میں الزام لگایا گیا ہے کہ انتہا پسند فوج اور پولیس کی موجودگی میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں۔ اور شہر کے حکام مرکز کو صحیح صورتحال سے بے خبر رکھے ہوئے ہیں۔

پروفیسر بلراج مدھوک کی تقریر

کلکتہ ۱۷ جون۔ بھارتی پارلیمنٹ کے رکن اور انتہا پسند ہندو جماعت جن سنگھ کے سابق صدر پروفیسر بلراج مدھوک نے کہا ہے کہ مسلمان بھارت میں ایک اور پاکستان بنانے کی سازش میں مصروف ہیں۔ اس لئے تمام "محب وطن" ہندوؤں کو مسلمانوں کے عزائم کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو جانا چاہیئے۔ انہوں نے یہ بات کلکتہ میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ ان کی تقریر کی تفصیل بھارتی اخبار آزاد ہند میں شائع ہوئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پروفیسر بلراج مدھوک مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں اور ہمیشہ ان کے خلاف ہندو اکثریت کو بھڑکاتے رہتے ہیں مسلم کش فسادات میں سرکاری طور پر بھی انہیں ذمہ دار گردانا گیا ہے وہ یہ مطالبہ بھی کر چکے ہیں کہ مسلمانوں کو بھارت سے نکال کر پاکستان بھیج دینا چاہیئے

سائگون پر راکٹوں کا خوفناک حملہ

سائگون ۱۷ جون۔ ویٹ کانگ چھاپہ ماروں نے کل سائگون پر راکٹوں سے زبردست حملہ کیا جس سے شہر کے وسطی علاقہ میں آگ لگ گئی اور بہت سے مکانات تباہ ہو گئے۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان فضیلت

موسیٰؑ کا تو صرف ہاتھ سفید دکھائی دیا مگر آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ نے سرتاپا نور مجسم قرار دیا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بلند و بالا مقام اور حضورؐ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"دوسرا نشان جو فرعون کے دربار میں دکھایا گیا وہ یہ تھا حضرت موسےٰ علیہ السلام کا ہاتھ انہیں بالکل نورانی اور سفید دکھائی دیا۔ یہ نشان بھی بیشک بہت بڑا ہے جو حضرت موسےٰ علیہ السلام کے تقدس اور ان کی اعلےٰ شان کو ظاہر کرتا ہے۔ اور الٰہی برکات پر روشنی ڈالتا ہے جن کا ان کے ہاتھ پر ظہور مقدر تھا مگر اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس پہلو میں بھی ایک نمایاں فضیلت عطا فرمائی۔ چنانچہ موسےٰ علیہ السلام کا تو صرف سفید ہاتھ دکھائی دیا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے سرتاپا ایک نور مجسم قرار دیا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کو خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا کہ:۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا (نساء آیت ۱۷۵)

یعنی اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک کھلی دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک نہایت روشن نور نازل کیا ہے اسی طرح فرمایا کہ قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِينٌ (مائدہ آیت ۱۶) تمہارے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور روشن کتاب آچکی ہے۔ پس موسےٰؑ کے تو صرف ایک ہاتھ سے نورانی شعاعیں نکلتی دکھائی دیتی تھیں مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے سرتاپا نور کا ایک پیکر بنایا اور یہ فرق صرف اس لئے تھا کہ موسےٰ نے صرف بنی اسرائیل کی اصلاح کا کام سرانجام دینا تھا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے تمام دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا تھا۔ اس لئے موسیٰؑ کا تو صرف ایک ہاتھ نور کی شکل میں دکھائی دیا مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ نے سر سے پیر تک نور ہی نور قرار دے دیا۔

پھر موسےٰؑ کا ہاتھ بیشک نورانی دکھائی دیا مگر بہرحال وہ موسےٰ کا ہی ہاتھ تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ نے اپنا ہاتھ قرار دیا۔ اور فرمایا کہ

إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ (فتح آیت ۱۱)

یعنی وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں۔ وہ تیری بیعت نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالےٰ کی بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ پر تیرا ہاتھ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے بظاہر انہیں وہ ہاتھ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے مگر حقیقتاً وہ اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسی طرح غزوہ بدر میں جب آپؐ نے کفار کی طرف کنکروں کی مٹھی پھینکی اور اس کے ساتھ ایک طوفان باد اٹھا جس نے کفار کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔ تو اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (انفال آیت ۱۸)

اے محمد رسول اللہ! جب تو نے کفار کی طرف کنکر پھینکے تھے تو تو نے نہیں بلکہ خود اللہ تعالےٰ نے پھینکے تھے۔ پس موسےٰ کا ہاتھ خواہ کس قدر نورانی نظر آیا۔ بہرحال وہ موسےٰؑ کا ہی ہاتھ تھا مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کو خدا تعالےٰ نے اپنا ہاتھ قرار دے دیا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۱۹)

آل ربوہ تقریری مقابلہ

۱۸ احسان (جون) بروز منگل بعد نماز مغرب دارالرحمت غربی ربوہ میں بزم حسن بیان مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام آل ربوہ تقریری مقابلہ منعقد کیا جا رہا ہے عنوانات یہ ہونگے۔

۱۔ تحریک جدید کا مطالبہ سادہ زندگی۔

۲۔ خدام الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں

۳۔ حضرت فضل عمرؓ کے کارنامے۔

ربوہ کے خدام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما کر اس پروگرام کو کامیاب بنائیں۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام اپنا نام خاکسار کو لکھوا دیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وقف عارضی میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک وقف عارضی، سلسلہ کے تمام چھوٹے بڑے سب احباب کے لئے ہے چنانچہ تمام مستطیع افراد جماعت اپنی اپنی جگہ اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ سلسلہ کے ناظر و وکلاء مبلغین اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد بھی وقف عارضی میں شامل ہو کر ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے امراء کرام اور صدر صاحبان بھی شمولیت کر رہے ہیں۔ غرض سب بیدار روحیں اس آسمانی تحریک پر لبیک کہہ رہی ہیں۔ بعض غافل احباب کو توجہ دلانے کے لئے گاہے گاہے بعض واقفین کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے دفتر وقف عارضی میں تشریف لا کر فارم وقف پر کیا لکھا اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں سلام پیش ہونے پر حضور نے فرمایا کہ وہ آئرلینڈ کے کسی مقام پر عرصہ وقف گزاریں چنانچہ محترم چوہدری صاحب کو یہ اطلاع بھجوائی جا رہی ہے جزاہ اللہ خیرا۔

ابوالعطاء نائب ناظر اصلاح وارشاد

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس اور امراء کرام و صدر صاحبان کی ذمہ داری

فضل عمر تعلیم القرآن کلاس یکم ماہ وفا (جولائی) سے ایک ماہ کے لئے جاری ہو رہی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کا منشاء ہے کہ اس کلاس کے لئے موزوں طلبہ تمام جماعتوں سے زیادہ سے زیادہ آئیں جو شوق سے قرآن مجید پڑھیں اور پھر اپنے اپنے ہاں پڑھائیں۔

امراء کرام اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ اس منشاء مبارک کو پورا کرنے کے لئے پوری جدوجہد فرما کر عظیم اجر و ثواب کا موقع حاصل کریں ایسے تمام آنے والے طلبہ کی خوراک و رہائش کا انتظام صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہے۔ امراء اور صدر صاحبان اپنی طرف سے بھیجے گئے طلبہ کو ایک تصدیقی چٹھی ضرور دیں۔ تمام طلبہ ۳۰ احسان (جون) کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔ یکم وفا کو علی الصبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ اس کلاس کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد محترم چوہدری شاہ محمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مراڑ تحصیل جھالمیہ ضلع گجرات نیز میرے ایک چچا اور تین چھوٹے بھائیوں نے ایک فوجداری مقدمہ کے سلسلہ میں سیشن کورٹ میں اپیل کی ہوئی ہے جس کی سماعت کے لئے ۲۴ احسان (جون) کی تاریخ مقرر ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ ان سب کی باعزت بریت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ (ناصر احمد بی اے بی ایڈ۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع ان شاء اللہ مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ احسان ۱۳۴۷ ہش (بمطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) ربوہ میں منعقد ہوگا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴